بسم الله الرحمن الرحيم

# بداية المخطوطة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لا انتہا اور ثنا بے منتہا اس معبود حقیقی کتین کہ جنے بنی نوع
بشر کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسکو تمیز حرام اور حلال
پہچاننے کی دیا تا ہمیشہ اپنی عبادت مین مشغول رہے اور افعال بد سے
باز آوے اور ایک جماعت کتین امت سے اپنے حبیب کے علما بنا کر
قائم کیا تا گردنون کتین مخالفان دین کے تلوارون سے دلایل کے قطع کرن
اور سینون کتین معاندان کے تیرون سے براہین کے پرووین

اور درود و سلام

اور درود و سلام جناب رسالت مآب محمد مصطفی پر کہ سب افضل
مخلوقات ہین اور لنگر سے ملتان کتین قواعد سے دین متین کی راست
کئے ہین اور درود و سلام انکے آل اور اصحاب پاک پر کہ دوستی
جنکی فرض ہے اور سبب نجات کا اما بعد عاصی پر معاصی صبغۃ اللہ
بن محمد غوث شافعی مدراسی کہتا ہے کہ کتابان فقہ شافعی کے
عربی زبان مین بہت تصنیف ہوئے ہین لیکن عورتان اور اکثر عوام الناس
کتین زبان عربی سے کچہہ آشنائی نہونے کے سبب سے انکے
حاصل کرنے سے مقصر رہتے ہین اسواسطے یہہ عاجز چند مسائل فقہ کے
زبان ہندی مین جمع کیا تا لوگان مستفید ہووین اور اس
گنہگار کتین دعائے خیر سے یاد کرین اور منصف مزاجان سے یہہ امید ہے

سو اگر اس کتاب مین کچهه سهو اور خطا هووے تو دامن عفو سے
ڈهانپین اور اپنی بزرگی سے قلم اصلاح کا اس پر پهیرین باب کتاب الایمان
هر شخص پر لازم هے کہ ایمان لانا خداے تعالی پر اور اسکے فرشتون پر
اور اسکے کتابون پر اور اسکے پیغمبرون پر اور روز قیامت پر
اور قضا و قدر پر خداے تعالی پر ایمان لانا یون هے کہ اپنے دل سے
جانے کہ خداے تعالی ایک هے اسکے مانند دوسرا کوئی نهین
اور اسکو ماباپ جورو بچے کوئی نهین اور وه همیشه تها اور
همیشه رهیگا اور اسکو کسو انسان کیساتهه کچهه مثال اور
برابری نهین اور اسکے صفتون اور فعلون کو کسی انکے
صفتون اور فعلون کیساتهه برابری نهین حق تعالی قرآن شریف مین





فرماتا هے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
معنی اسکی یهه هے کہ نهین هے کوئی شی مانند خداے تعالی کے اور
وهی هے سننے والا اور دیکهنے والا اور جانو کہ حق سبحانہ و تعالی
سب سننے والا هے اور سب دیکهنے والا هے اور سب کچهه جاننے والا هے
کوئی طرح کی عاجزی کو اس پر راه نهین اور کوئی عیب اس پر
روا نهین اور یهه تمام جهان اسکی خواهش سے هے وه جو کچهه چاهے
سو کرے اور کسیکو اس پر چون و چرا نهین اور سب خلق کو
(یعنی یهه کیون کیا اور کس واسطے کیا کرکر کوئی اوس پر حکومت نهین کر سکتا)
اسکے ساتهه حاجت هے اور اسکو کسی سے کچهه حاجت نهین اور
وه سب وقت جیتا هے اور جیتا رهیگا اور هرگز نه موا هے نه مریگا
اور اسکا ملک ایسا هے کہ اسکو کچهه زوال نهین اور اسکا جو نام قرآن

اور حدیث مین آیا ہی وہی نام سی پکارا جاوی نہ تازہ نام رکہنا روا نہین
اور وہ صاحب تمام خلقت کا ہی اور سب خلایق کو رزق دینی والا ہی
کوئی جہاز کا پتہ بی حکم اسکی نہ گری اور کوئی ذرہ بغیر حکم اسکی وجود مین
نہ آوی فرشتون پر ایمان لانا یہہ ہی کہ پہچانا کہ وہ سب حق تعالی کی
بندی ہین انکو اپنی نور سی پیدا کیا ہی اور علامت نر و مادہ کی
کی نہین رکہتی ہین اور ہمیشہ اسکی عبادت مین مشغول رہتی ہین اور
ہرگز گناہ نہین کرتی ہین اور جبرئیل ان سب مین افضل ہین اور خدا تعالی
کی طرف سی پیغمبران پر وحی لانی کی واسطی متعین تہی کتابون پر ایمان
لانا یہہ ہی کہ حق تعالی چہار کتاب اور چند صحیفی جو پیغمبرون پر نازل
کیا ہی سو حق ہی اور وہ سخن حق تعالی کا سچہ ہی صحیفی آدم اور شیث

اور نوح



اور نوح اور ابراہیم وغیرہم پر نازل ہوئی ہین اور چار کتاب توریت
موسی پر زبور داؤد پر انجیل عیسی پر قرآن ہماری پیغمبر پر اور سب کتابون سی
قرآن شریف بہتر ہی اور سب کی مضمون پر شامل ہی اور ہماری
پیغمبر کا معجزہ ہی ایسا جو وہ قیامت تک باقی رہیگا اور قرآن معجزہ
ہونیکا یہہ سبب ہی کہ عرب کی لوگ عربی زبان کی خوب ماہر تہی
اور فصاحت اور بلاغت کا لاف مارتی تہی کا ڑی کو پہاڑی اور رائی
کو ہاتہی کرکی بتلاتی تہی اور شعر گوئی مین یکتی تہی جب کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات قرآن کی نازل ہوتی حضرت اسکی آیات
پڑہنی لگی اور غیب کی باتین اور گذری لوگان کی قصی اسمین ایسی رہیگی
اور بتان کی مذمت اور قریش کی بدطریقت اور انکی سفاہت اسمین

فصاحت اسکو کہتی ہین کہ الفاظ بقدر لغت و نحو کی قاعدون کی موافق ہووی اور اسمین رکیک اور خلاف محاورہ الفاظ نہ ہووی ۱۲

بلاغت اسکو کہتی ہین کہ سخن فصاحت کے ساتہ حال کے مطابق ہووی ۱۲

مذکور ہوتي ہيں سب عربان حضرت کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوئے اور چھوٹے
سورۂ کے مثل بول نسکے اور تمام قائل ہوئے کہ یہہ کلام آدمي کا نہين
حق تعالی کا کلام ہے پس اس رو سے دو معجزہ ہوا پیغمبران پر ایمان
لانا یہہ ہے کہ جانیے تمام پیغمبران برحق تھے اور خداے تعالی ان سبھون
کو خلق اللہ کتین راہ نیک دکھلانے اور دین کے تمام ارکان سکھانے
بھیجا ہے اور تمامي انبیا گناہان سے معصوم ہین اور ہمارے پیغمبر نام
شریف انکا محمد فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند عبد المطلب کے وہ فرزند
ہاشم کے وہ فرزند عبد مناف کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
تمامي خلقت سے آسمان و زمین کے بہتر ہین اور سب پیغمبران سے آخر
ہین انکے بعد دوسرا پیغمبر نہین پیدائش انکي مکہ معظمہ مین ہے حضرت کي

عمر شریف

عمر شریف جب چالیس برس کي ہوئي حق تعالی انکو پیغمبري دیا تیرہ
برس مکے بیچ لوگان کو دعوت کرتے رہے بہت لوگ ایمان لائے اور قران
حضرت کے اور اصحاب کے ایذا کے درپے ہوئے حضرت مکے کو چھوڑ کر مدینہ
منورہ کو تشریف لائے دس برس تک لوگان کو دعوت فرمائے اور
کافران سے جنگ کیے ہزارون آدمي ایمان سے مشرف ہوئے اور بہت
ملکان فتح کیے اور حضرت وہین مدینے مین وفات پائے قبر شریف
حضرت کي بہي اسي جاگا ہے وفات کے وقت عمر حضرت کي تریسٹ
برس کي تہي اور جانیو کہ معراج جو اس حضرت کو ہوا ہے سو حق ہے
کیفیت اسکي صحیح حدیثون مین جو دیکہا ہون اسکو گذارش کرتا ہون
کہ حضرت ایک شب دولتخانے مین اپنے آرام فرماتے تہے جبرئیل علیہ السلام آئے

بچا رکھے بات کرنا حق تعالی قرآن میں فرماتا ہے وقضی ربک
الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا
اما یبلغن عندک الکبر احدہما او کلاہما
فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما
واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب
ارحمہما کما ربیانی صغیرا یعنے حکم کردیا تیرا پروردگار
کہ نہ عبادت کرو تم اس اللہ تعالی کے سوا اور ماں باپ سے بھلائی کرنا
اگر پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑہاپے کو وہ ایک یا دونوں تو نہ کہہ
انکو ہوں اور نہ جہڑک انکو اور کہہ ان کو بات ادب کی اور جہکا
انکے آگے کندہے عاجزی کر نیاز سے اور کہہ ای رب ان پر رحم کر جیسا

پالا

پالے انہوں مجکو چھوٹا اور حدیث میں آیا ہے اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی
میں ہے اور اللہ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں پہر حدیث میں آیا ہے جنت
ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور صلہ رحم کرنا حدیث میں آیا ہے قطع رحم کرنے والا
جنت میں نہ جائیگا پہر آیا ہے حق تعالی رحم کو فرمایا جو کوئی تجہے وصل کرے
تو میں اسکو وصل کرونگا جو تجہے قطع کرے تو میں اسکو قطع کرونگا اور
غلاماں باندیاں کے ساتہہ نرمی کرنا انکو کہلانے پہنانے میں قصور نکرنا اور
ذری ذری تقصیر پر نمارنا حق تعالی قرآن میں فرماتا ہے واعبدوا
اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا
وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی
القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن

السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
مُخْتَالًا فَخُوْرًا یعنی بندگی کرو اللہ کی اور شریک مت گردانو
اسکے ساتھ کسی کو اور ماں باپ سے نیکی کرو اور قرابت والے سے اور
یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے
اور برابر کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے
یعنی غلاماں باندیاں مقرر اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی ہو اترتا بڑائی کرتا
اور حدیث میں آیا ہے غلاماں تمہارے بھائیاں ہیں اللہ تعالے
انہوں کو تمہارے ہاتھ کے نیچے دیا ہے جسکا بھائی اسکے ہاتھ تلے ہووے تو
آپ کھاتا سو اس سے کچھ اسکو بھی کھلانا اور آپ پہنتے سو اس سے
اسکو بھی پہنانا اور نہیں کر سکتا سو کام کی اسکو تکلیف نہ دیا اگر تکلیف

دیں تو

دیں تو آپ بھی اعانت کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جو کوئی غلاماں باندیاں کے ساتھ بدخلقی کرے تو بہشت
میں نہ جاویگا اور ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا
میں خادم کی تقصیر کتنے بار معاف کروں حضرت فرمائے ہر روز ستر بار
معاف کر یہ حدیث میں آیا ہے ابو مسعود صحابی ایکبار اپنے غلام کو کوڑے
سے مارتے تھے پیچھے سے آواز سنے پر بسبب غصے کے وہ آواز نہ سمجھے
جب نزدیک ہوا تو دیکھتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
فرماتے ہیں اللہ تعالی تیرے پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے انہوں نے
کہے یا رسول اللہ اب میں اسکو آزاد کیا حضرت فرمائے اگر تو آزاد
نہ کرتا تو تجھے آتش دوزخ لگتی یہ حدیث میں آیا ہے جو کوئی اپنے [illegible]

مارے تو اس کا کفارہ اسکو آزاد کرنا بہتر آیا ہے جو کوئی اپنے مملوک پر
زنا کی تہمت کرے تو حق تعالی اسکو قیامت میں حد ماریگا بہتر آیا ہے
مملوک اگر تمہاری مرضی موافق رہے تو اسکو آپ کہاتے سو اس میں سے
کہلاؤ آپ پہنتے سو اسمیں سے پہناؤ اگر مرضی موافق نہ رہے تو اسکو
بیچ دیو خدا کے بندوں کو عذاب نہ دیو بہتر آیا ہے اپنے مملوک کو کہانا دینا
اتنی گناہ آدمی کو بس ہے بہتر آیا ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیٹھہ کے پوچھا میریاں باندیاں غلاماں
بہت ہیں جھوٹ بات کرتے ہیں چراتے ہیں بات نہیں سنتے ہیں
میں انہوں کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں مجھے کیا حکم ہے حضرت فرمائے
قیامت کے روز انہوں کے سب تقصیروں کو اور تیرے عذاب کو حساب کرینگے اگر دونوں

برابر رہی

برابر رہیں تو بدلا ہوگا تیرے پر بہی کچھ نہیں انہوں پر بہی کچھ نہیں
اگر تیرا عذاب بڑکر رہے تو تیرے سے اللہ تعالی بدلا لیگا وہ شخص پکار کے
پکارنے م
ہوکے رونے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے ایا تو یہہ آیت
نہیں پڑہا ہے وَنَضَعُ مَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ
الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ
یعنی رکہینگے ہم ترازواں انصاف کے قیامت کے دن پہر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر
ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانے کے وہ ہم لے آوینگے اور ہم بس ہیں
حساب کرنیکو پہر وہ شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے حق میں اور انکے
حق میں یہی بہتر ہے کہ انہوں کو چہوڑ دیوں حضرت شاہد رہو کہ وہ سب آزاد ہیں

اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں آخر وصیت
یہی فرمائے کہ نماز پر تقید رکھو اور باندیاں غلاماں کے ساتھ نیکی کرو
غرض احادیث بہت اس میں آئے ہیں اور یتیموں پر اور اسے
کے لوگوں پر بہت رحم کرنا اور سب امور میں حق تعالی پر توکل کرنا
اور استغفار بہت کرنا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

تمت الکتاب المسمی بریاض النسوان فی فقه شافعی بتاریخ ۱۴ شهر جمادی الاول ۱۲۶۱ هجری
روز یکشنبه بوقت ظهر از تالیفات معز بدر الدوله بهادر قبله

۲۲

# نهاية المخطوطة